بلااجازت کوئی نہ چھاپیں

یجروید کے درشن

یعنی

یجروید کا چوبیسواں ادھیائے

جسکا حوالہ رسالہ "کیا قربانی فعل جدید ہی" میں دیا گیا ہی ناظرین کی واقفیت کیواسطے مفصل ہر ایک منتر کا ترجمہ سوامی دیانند کے وید بھاشیہ کے مطابق

سلطان المناظرین عبدالکبیر خانصاحب جبلپوری بارہ بستی افغانان

سابق دھرم ویر جی آریہ

نے

قربانی کے مخالفین کے اطمینان کیواسطے

حبیب برقی پریس میں چھپوا کر شایع کیا

قیمت ار باردوم مورخہ ۲۴ اگست ۱۹۲۳ء

اس سے بہتر ذریعہ تبلیغ و حفاظت اسلام کا دوسرا نہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

واضح ہو کہ یہ رسالہ موسومہ "یجر وید کر درشن" اس غرض سے لکھا گیا ہے کہ ہمنے اپنے رسالہ "کیا قربانی فعل جدید ہے" میں یجر وید کے ۲۴ ویں ادھیائے کا حوالہ دیا ہے۔ اور چونکہ یہ ادھیائے تمام و کمال قربانی کے متعلق ہے اسمیں صاف اور واضح طور پر بتلایا گیا ہے کہ فلاں جانور فلاں دیوتا والا یا کیلئے (قربانی کرنا چاہیے کبیر) سوامی دیانند نے ترجمہ کرتے ہوئے (لفظ والا) اور کیلئے کے ساتھہ سے لفظ قربانی اُڑا کر ترجمہ کو بے ربط اور بے معنی و محاورہ کر دیا۔ تاہم اس میں سے قربانی اور کہانے کی جو قدرتی بات موجود ہے اوسکو پڑہنے والے نہایت آسانی سے محسوس کر سکتے ہیں کہ در حقیقت ان منتروں میں ان جانوروں کو ان دیوتاؤں کے واسطے قربانی کئے جانے اور اُن جانوروں کا گوشت ان لوگوں کے کھانے کیلئے بتلایا گیا ہے۔

ہمیں ان منتروں کے متعلق آریہ سماجی اصحاب سے گفتگو کرنیکا موقعہ ملا ہے تو انہوں نے جواب دیا ہے کہ اس ادھیائے میں یہ بتلایا گیا ہے کہ ان جانوروں میں اُن دیوتاؤں کی صفات ہیں۔ جو اس ادھیائے میں تحریر ہیں = مگر منتروں کی تحریر سے ہرگز ہرگز یہ بات ثابت نہیں ہوتی بلکہ جیسا ہم نے اوپر بتلایا ہے کہ ان دیوتاؤں کیلئے قربانی کیا جانا مراد ہے۔ جیساکہ (قدیم) سے کیجاتی رہی ہے۔ دیکھئے یجر وید کا چوبیسواں ادھیائے۔

منترا۔ اے انسانو! تم تیز چلنے والے گھوڑے۔ ہنک تو پرا اور نیل گائے کو سورج کے گن والے کالی گردن والیکو اگن دیوتا والے۔ پہلے سے للاٹ کیلئے۔ بھیڑی کو سرستی دیوتا والے نیچی ٹھوڑی بائیں۔ دہنے حصوں کو اور باہون کیلئے۔ نیچے پیچھے ہنو والے اشو دیوتا والے سوم اور پوشا دیوتا والے۔ کالے رنگ والے پشو ٹونڈی کیلئے اور بائیں دہنی طرف کیلئے۔ سفید رنگ والے اور سورج

یاہم کے متعلق حیوان۔ پیروں کی گانٹھوں کے پاس کے حصّوں کیلئے بہت رومو ں والا
والی گانٹھوں کے پاس سے ملے توشتا دیوتا والی پانچ کیلئے۔ سفید رنگت والا پالو دیوتا
والا ودّیا کام کے وقت کی سوائی بیل کے سامنے حمل گرانیوالی گائے یا بشنو دیوتا والا ناٹا چھوٹا
بیل (پیڑھے عضو والا۔ اچھے کام والے عزت والے آدمی کیلئے جمع کرو۔ بہت بہتر جمع کر لیا فرمائی
ان سب اون کے متعلق دیوتا کی خدمت لیں۔ ہمیں ان اشیاء میں دیوتاؤں کے گن معلوم کر نے سے
کیا حاصل ہوا بلالاش۔ بائیں۔ ٹھوڑی۔ بائیں اور سیدھی طرف۔ پاؤں کی گانٹھوں کے پاس کے
حصے۔ عزت والے آدمی مذکورہ صفات کے جانوروں کو کس کام میں لائیں۔ آخر کیا کریں اس
کچھ تو کہئے کہ لوگ کہتے ہیں۔ وید سے مسئلہ کوئی حل ہوا۔ کبیر)

منتر ۲۔ اے انسانو! تم لال۔ بھوسلے لال اور پکے بیر کی طرح لال۔ سوم یعنی ہٹھ گن
والی اور نیولے کی رنگ والی۔ سرخی ملی نیولے کی رنگ والا اور طوطے اور نیولے کی ملی رنگ والی اور سفید اعضا
رکھنے والی اور چہرے کی سفیدی والی یہ سب اگن والی جسکی ٹانگ میں سفیدی ہو اور جس کے
اگلے گوڑ (گھٹنے) بالکل سفید ہوں وہ برہسپت دیوتا والی۔ اور جس کے تمام جسم میں رنگ برنگ
چھوٹے چھوٹے چھینٹے ہوں وہ سب پران اور اودان دیوتا والے جانور اچھا راج اس منتر
میں تو طب کے تمام مسئلے حل ہو گئے مثلاً ایک گھوڑا ایک گائے۔ ایک کتا ایک شیر۔ ایک بکرا۔
ایک گدھا۔ وغیرہ وغیرہ چرند۔ درند۔ جن کے اگلے گھٹنے سفید ہیں اُن تمام کے گن یعنی
صفات خارجی اور داخلی ایک ہونا ناممکن ہے پھر کیا برہسپت دیوتا کے اگلے گھٹنے سفید ہیں کہ
محض گھٹنوں کی رعایت سے ہم صفت ہو گئے کیا برہسپت دیوتا کوئی چوپایہ جانور ہے اسیطرح
دیگر دیوتاؤں کو سمجھ لو کبیر)

منتر ۳۔ اے انسانو! صاف بال یا صاف چھوٹے چھوٹے اعضا والے جن کے سب بال سفید
(پاک) ہوں اور جن کے من کی طرح چمکتے بال ہیں یہ سب سورج اور سوم یعنی چاند دیوتا
والے (یعنی سورج اور چاند جیسی روشنی دینے والی یا گرمی اور ٹھنڈک پہنچانیوالے یا کھیتی کے کیڑے
میں مدد پہنچانیوالے ہیں۔ کیا چاند اور سورج دونوں ہم صفت ہیں۔ حنیف کبیر)
اور کنجے یعنی سفید آنکھوں والے جنکا رنگ لال ہے۔ وہ حیوان کے حصے قطرہ اور شفقت (دشمن

کو رنا ہیوالی کیلئے (سے ہرانیوالیکو کیا مدد دینگی گولی چابک. بندوق. تلوار وغیرہ اُن کی پاس ہی کبیر
اور جن سے کام کرتی ہیں. وہ بایو (ہوا) دیوتا والی اور جن کی قوار مضبوط ہیں وہ ہرن وغیرہ بایو دیوتا
والی ہیں پہلے سب سیکھہ دیوتا والی جانی چاہئیں (پہلے سب کن جانوروں سے مراد ہے اور انکو جان کر کیا
حاصل ہوگا. اگر کسی مہاشہ نے جان لیا ہو تو براہ مہربانی ہمیں بھی بتا دیں کبیر)

منتر ۴ - اے انسانو! جو پوجنے لایق جسکا ترچھا چھوا اور جسکا اونچا یا تھمد چھوا ہے وہ
والی دیوتا والی جو چھل یا دیبا جسکا جسم سرخ اور جس کی چنچل چیل آنکھہ وہ سرستی دیوتا والی جسکو
کان پر پلیہیا مرض کی شکل والی نشان ہوں یا جس کی کان خشک ہوں. یا جسکی سنہری کان ہوں
وہ سب توشٹا دیوتا والی - (کیا توشٹا دیوتا کو پلیہیا کا مرض ہے کیا توشٹا دیوتا کی کان مثل مذکورہ
بالا کانوں کی ہیں ایک ہی دیوتا کی کان تین قسم کی ہونا ممکن نہیں. جو پوجنے لایق یہ کون جانور
ہیں کبیر) کالے گلے والی جسکی قریب سفیدی یا جسکی جانگھیں (رانیں) موٹائی سے علیحدہ معلوم
ہوں ایسے سب والیو اور بجلی دیوتا والی (کیا بجلی اور ہوا کی رانیں موٹائی کی وجہ سے علیحدہ ہیں -
کیا ان کی گلے کالی ہیں وغیرہ. ناظرین خود ہی سمجھ لیں سے
سمجھ لو آپ ہی پڑھکر کے منتر ویدوں کی - زبان ہماری نہ کھلواؤ ویدوں میں کیا ہے - کبیر)

منتر ۵ - اے انسانو! اچھی شکل والی اور صنعتی کاموں کو پورا کرنیوالی اشٹی دیوتا والی
صنعتی کاموں کو پورا کرنیوالی کن حیوانات سے مراد ہے. کبیر) باقی کیلئے - (باقی ان کو کس کام
میں لائیگی کبیر) نیچے سے اوپر چڑھنے لایق تین طرح کی بھیڑ وغیرہ - جمع کرنیوالی کیلئے ایک سی
صورت والی بے نظیر صفات والی دو والوں کی عورتوں کے لئے - چھوٹی چھوٹی تھوڑی عمر
والی بچھیاں جانی چاہئیں - (بیشک جانی چاہئیں مگر دو والوں کی عورتیں انہیں پاٹ شالا میں
پڑھائیں گیں. یا چگاتی پھریں گیں یا انپر سواری کیا کریں گیں کس مقصد کیلئے جائیں یا نرم
چارہ سمجھکر اُن کیواسطے قربانی کر کے پیٹ چڑھا دیں اور وہ انکو کھا دیں - یا دو والوں کی
عورتوں کے چھوٹی بچھیاں ہم صفات ہیں کبیر)

منتر ۶ - اے انسانو! کھینچی گردن والی یا کھینچکر لگنے والی اگن دیوتا والی. سفید بھوں والی میں
وغیرہ سوم دیوتا والی - اور لال سرخ ہرن وغیرہ گیارہ رودروں کی سفید رنگ اور رودکنو والی

سورج کی متعلق مہینوں کو اور پانی کیصورت والی میگھہ دیوتا یعنی میگھہ (مینھہ) کیطرح گن والی جاننی چاہئیں۔ (یعنی خشک کھیت میں اونکو پھراوپر تو تراوت (تری) آجائیگی میگھہ میں تو یہی گن ہی کبیر)

منتر ۷۔ ای انسانو! اونچا اٹھی اور ٹیڑھی عضو والا ناٹا (چھوٹا بیل) بجلی اور ہوا کی گن والی اور جو اونچا جسکا دوسری چیزوں کو کاٹنے چہانٹنے پاہمن کیطرح قوت اور جسکی چھوٹی پیٹھ ہے بایو دیوتا اور سورج دیوتا والی جسکا طوطوں کا سا حسن تیز رو ابلق اگن اور بایو دیوتا والی کا ذ مضبوط میگھہ دیوتا والی جاننی چاہئیں۔ (جانیں تو مگر یہ دقت ہی کہ بجلی۔ بایو یعنی ہوا آگ۔ سورج مختلف گن والی منتر ہذا میں ایک گن یعنی صفت کی موصوف قرار دی گئی ہیں یہ کیونکر ممکن ہی کبیر)

منتر ۸۔ ای انسانو! تمکو یہ اوپر کہی دو رنگے حیوان ہوا اور بجلی کی ساتھی۔ اور جو ٹیڑھی عضو والا یا ناٹے اور بیل ہیں وے سوم اور اگن دیوتا والی اور نیز اگن اور ہوا دیوتا والی۔ (گویا سوم (چاند) اگ اور ہوا مشترک صفات والا ہیں کبیر) بھلا گائی پران اور اودن دیوتا والی۔ اور جو بھیں ملیں وے منتر کی پیاری ہیوہار میں جاننی چاہئیں۔ (غالباً کسی کو گلہ سے بچھڑی ہوئی جانوروں کے ہاتھ لگنے سے مراد ہے کبیر)

منتر ۹۔ اے انسانو! تمکو کالی گلی والی نیولے کی رنگ والی۔ سوم دیوتا والی (سوم دیوتا کا رنگ نیولے کا سا اور گلا کالا معلوم پڑتا ہی کبیر) اور سفید بایو دیوتا والی اور جتلی کہ جنکا ایک رنگ ہی قایم ہوا کیلئے اور چھوٹی چھوٹی بچھیاں سورج وغیرہ لوکوں کی پرورش کیلئے جاننا چاہئیں۔ (تسلیم۔ بکر ننگے جتلی جانور ہوا کی کسکام کی ہیں اور سورج بھی چھوٹی بچھیوں کا دودھ پیکر پرورش پائیگا یا یہ بچھیاں سورج میں آباد ہوکر سورج کی پرورش کریں گی۔ سورج کیلئے کیونکر جاننی چاہئیں۔ مطلب نہیں کھلتا۔ یا درحقیقت جیسا کہ منتر ہذا کے مصنف کا منشا ہی کہ سورج کیلئے ان کی قربانی کرنا چاہئے صحیح ہی کبیر)

منتر ۱۰۔ ای انسانو! کالی بھوم دیوتا والی۔ دھوئیلے انترکش دیوتا والی۔ دیا گن کرم سبھاؤ والی بڑی کچھہ سفید بجلی دیوتا والی اور منگل (خوشی) کرانیوالی دکھہ سے پار اتارنیوالی جاننی چاہئیں (مہاراج انکا پتہ تو ہمیں بھی ملنا چاہئے) دیا گن کرم سبھاؤ والی کرن

جانوروں میں ہمیں بھی خوشی کی تلاش ہے یہ نسخہ اچھا ہے ایسے آریوں کو تو کبھی رنج کا ہونا ممکن ہی نہیں یہاں نہیں یہ بات نہیں بلکہ ان کی قربانی کرکے ہمیشگی کی خوشی سے مراد ہے یہ تمام کالے رنگ رکھنے والی مختلف اقسام کے ہزارہا جانور ہونے ہاتھی بکرا کتا گھوڑا گائے میں ایک صفت کا ہونا جملہ چرند پرند درندوں میں وید یا سوامی صاحب بتا سکیں اگر گھر میں ہی ممکن ہو سکتا ہو تو ہو کیمیا منتر ۱۱ اے انسانو! جو بسنت رت میں سکھ کیلئے دو بیلی چیزوں کی گرمی کی رت میں آنند کیلئے سفید رنگ کی۔ برسات کا کام پورا کرنیکو کالی رنگ کی یا کھیت کی پورا کرنیوالی۔ سرد رت سکھ کیلئے لال رنگ کی ہیمنت رت کا کام سنبھالنے کو موٹی ششر رت کی تمام پورا کرنیکو للامی لئے بیل کو عمدگی سے پاتا ہے وہ ہمیشہ سکھی رہتا ہے۔ (واضح ہو کہ مذکورہ موسموں میں جو شخص ان جانوروں کی قربانی موسم کے موافق کرتا ہے اسکو ہمیشگی کا اور اس موسم کا سکھ ملتا ہے یعنی موسم کے موافق جانور کا گوشت استعمال کرنا چاہئے خلاف نہیں کبھی)

منتر ۱۲ تین بھیڑ والی گائیوں کی حفاظت کیلئے۔ پانچ بھیڑ والی تین یعنی جسم۔ آواز۔ دل کے متعلق سکھوں کو قائم کرنیکے لئے جو نااش (فنا) میں غیر مشہوروں کے حاصل کرنیوالی شکار کی حفاظت کے کام کیلئے جن کی تین بچھڑے یا تین مقاموں میں قیام ہو دی پیچھے سے روکنے کے کام کیلئے اچھی کوشش کریں اور سکھی ہوں۔ (تین بھیڑ والی اور گائیوں کی حفاظت میں کیا خصوصیت ہے کیا زاید بھیڑوں والا یا جسکے پاس قطعی بھیڑ نہ ہو حفاظت کرنے سے عاجز ہے شکار کی حفاظت کا کیا کام ہے لفظ شکار کا وید میں آنا بتلاتا ہے کہ گوشت خوری ابتدائے عالم سے ہوتی چلی آئی ہے پیچھے سے روکنے کا کون کام ہے جسکو تین بچھڑے والا ہی انجام دے سکتا ہے زاید والا نہیں غیر مشہور چیز کونسی ہے اور اسکا حاصل کرنیوالا کون ہے ایسے فقرہ کا ابتدائے عالم کے الہام میں جبکہ لفظوں کو سمجھنے والوں کو کچھ بھی نہیں آتا تھا غیر مشہور تو غیر مشہور جنکو مشہور چیزوں کو بھی جاننا دشوار رہتا وہ وید کو مہمل سے بھی مہمل اور غیر الہام ثابت کرتا ہے عجیب ہے کیمیا

منتر ۱۳ جن انسانوں نے رات چھند کیلئے پیٹھ پر بوجھ ڈھونیوالے۔ برہتی چھند کے معنی کو وِیچ سمجھنے (جماع کرنے) میں قابل یکلب اشٹک چھند کے معنی کو پہچاننے میں قابل ہوں۔ بیلوں کو جگتی وغیرہ چھند کے معنی کو دودھ دینے والی گائے تسلیم کیں وہ نہایت سکھ پاتے ہیں۔

ابراٹ چھند۔ برھتی چھند۔ ساوشنک چھند۔ لگب چھند۔ جگتی چھند۔ ویدوں کی نظم کی قسمیں ہیں
ان کو محض تسلیم کر لینے سے سکھ کا حاصل ہو جانا عجب کرامات کی بات ہے کبیر)

منتر ۱۴۔ اے انسانو! تمکو کالے گلے والے اگن دیوتا والے اور سکو دھارن پوشن کرنیوالے
سوم دیوتا والے نیچے کیطرف گرے ہوئے دیوتا والے۔ چھوٹی چھپیاں باقی دیوتا والی۔
کام مضبوط کرنیوالے میگھ دیوتا والے۔ پوجنے لایق مش دیوتا والی۔ بہت شکلوں والی
دھان دیوتا والی۔ اور چمکتے رنگ والے آکاش۔ یہ تھی دیوتا والے جاننے چاہئیں۔ بہت سی
شکلوں کی رہنے والی کون جانور ہیں جو وہ ان دیوتا کیلئے مخصوص کئے گئے ہیں۔ باقی دیوتا
اور چھوٹی چھپیوں میں کس صفت کے ہونیسے نسبت پیدا ہوئی۔ خوش گلو فصیح بلیغ ہونیکا
صفت چھپیوں میں ہونیسے یا کسی اور باعث سے کبیر)

منتر ۱۵۔ اے انسانو! تمکو یہ کہے ہوئے عمدگی سے چلنے والے جانور اندر اور اگن دیوتا والے کھینچنے یا
جوتنے والے برن دیوتا والے۔ اور چھپکیل انسانوں کی سی عادت رکھنے والے ہنساک پرجاپت دیوتا والے
جاننے چاہئیں۔ (منتر ہذا سے انسانوں کا قدرتی طور پر ہنسک ہونا عطیہ ایشوری معلوم ہوتا ہے
یعنی جو ہنسک نہو وہ انسان ہی نہیں گویا قدرتاً انسان ہنسک ہے دوسرے معنی گوشت خور بنایا گیا
ہے اور اسکو مجبور کیا گیا ہے۔ اسی کی بنیاد پر منو مہاراج نے اپنی سمرتی کے ادھیائے [illegible] شلوک
میں لکھا ہے کہ "جو انسان گوشت نہیں کھاتا وہ مرنے پر اکیس جنم تک جانور بنتا ہے کبیر)

منتر ۱۶۔ اے انسانو! جیسے عالم جنگ والے فوج رکھنے والے اُن کی مانند جلال والے کمانڈر کیلئے
لنبے چوڑے اسبابوں سے پیدا ہوئے پوری طرح سے برہمچریہ وغیرہ برتاؤ والے پران کیطرح
محبت پیدا کرنیوالے انسانوں کیلئے ایک سی ہوا میں پیدا ہوئی چیز یا گھر میں قایم مزاجوں کیلئے
بہت دنوں کے پیدا ہوئے۔ قابل تعریف بہادر۔ آہستہ اٹھانیوالے انسانوں کیلئے اچھے اوصاف
پیدا ہوں جسکا آپ قیام ہے اُن خود مختار انسانوں کیلئے۔ جو ملنے والوں سے ملتا ہے ویسے ہی تمکو
بھی ملو۔ ضرور ملنا چاہئے۔ بڑی اچھی بات ہے منتر ہذا کا سر پیر کسیکا سمجھ نا نہیں عبارت
بے ربط ہے فقرہ بے تعلق لکھنے والے کا منشا و مطلب خبط ہے کبیر)

منتر ۱۷۔ اے انسانو! تمکو بالیدہ بجلی دیوتا والے خوشنما سینگ والے۔ [illegible] دیوتا والے یا

کیٹرے جانور ۔ گرم دینے والے جانور دیو معلوم راستوں میں جانا آنا چاہیئے ۔ (مہندر دیوتا
کیٹرے اور بادل اور بجلی دیوتا خوشنما سینگ رکھنے والی معلوم ہوتی ہیں ۔ کبیر)
منتر ۱۸ ۔ اے انسانو! تمکو سوم شانتی وغیرہ اوصاف دینے والی ماں باپ کی نیوکے دھوئیں
رنگ والی جو سبھا میں بیٹھے ہیں ۔ اُن پرورش کرنیوالی عالموں کی کالی رنگ دار دھوئیں اور مضبوط
کرنیوالی ۔ اور اگنی و دیا جاننے والے کی پرورش کنندہ ۔ و دوانوں کی پرورش کنندہ کیطرح کالی
رنگ والی ہوئی اعضا یا جسم والی ہیں اختیار والی جاندار یا چیز جاننے چاہئیں ۔
(بک رہے ہیں جنون میں کیا کیا کچھ ۔ کوئی سمجھے بھلا تو کیا سمجھے ۔ سوامی دیا نند نے یہ معنی وید
کے کئے ہیں جو خود ہی مہمل نہ آپ کی ترجمہ کی کسوٹی کو اور نیم پر چڑھا دی ۔ کبیر)
منتر ۱۹ ۔ اے انسانو! تم اس کھیتی کے کام کو پورا کرنیوالی آنے جانے میں ہوا کیطرح ساجو نظیر
صفت والی تیز سفید رنگ والی یا سورج کی طرح چمکتے سفید حیوانوں کو عمدگی سے اپنے
کام میں لاؤ (کھیتی کا کام کرنیکو سفید رنگ کے جانور کو پسند کیا ہے ۔ غالباً ۔ کالی پیلے ۔ لال
ابلق وغیرہ رنگوں کے جانوروں کا کام میں لانا حکم وید کے خلاف ہونیسے پاپ ہوگا ۔ کبیر)
منتر ۲۰ ۔ اے انسانو! پرندوں سے واقف جو آدمی بسنت رت کیلئے جن کپنجل نام کے خاص
پرندوں گرمی میں چڑیوں ۔ برسات میں تیتروں ۔ شرد میں بطخوں ۔ ہیمنت میں ککڑ علاوہ
مرغوں اور ششر میں ککڑوں سے عمدہ تجربہ حاصل کرتا ہے اسکو تم جانور جان لیا جانے سے
نتیجہ صاف نہیں کہا جاتا کہ ان موسموں میں ان پرندوں کا گوشت کھانا موسم کے موافق اور
فائدہ مند ہے واضح ہو کہ سنسکرت والوں نے بجائے سر کے موسم مذکورہ منتر مذا کا نیں میں ۔ کبیر)
منتر ۲۱ ۔ اے انسانو! جیسے پانی کے جانوروں کی پرورش سے واقف آدمی سمندر کیلئے اور
اپنے بچے مارنیوالے سیگہہ کیلئے مینڈکوں کو ۔ اور جلوں کیلئے مچھلیوں کو مستر (دوست) کی
طرح آرام دینے والا ۔ سورج کیلئے کلیچی جنگلی جانوروں کو ہرن کیلئے ناگ ۔ مگر وغیرہ کو اچھی
طرح سے اور پکڑ کر نفع اوٹھانا چاہیے ویسا ہی تم بھی کرو ۔ (بیشک مچھلی وغیرہ پانی کے جانوروں
کو پکڑ کر بیچو اور نفع حاصل کرو ۔ اس کے علاوہ کوئی دوسرا طریق نفع کا آپکو معلوم ہوگا ۔
پانی میں انڈا دے اور رہنے سے زیادہ پرورش آپ انکو پکڑ کر کیا کر سکتے ہیں ۔ وید تو گویا نا کہ ۔ مگر ۔

مینڈک وغیرہ کل آبی جانوروں کا کھانا جایز کیا ہے اور سورج - ورن وغیرہ دیوتاؤں کیواسطے اُن کی قربانی بتلائی ہے کبیر)

منتر ۲۲ - اے انسانو! جیسے پرندوں کے اوصاف سے خاص طرح پر واقف آدمی چندرماں یا سوم لتا کیلئے منسوب ہوا کی لئیے بگلوں - اندر اور اگن کیلئے سارسوں - منتر کیلئے جل کووں اور شتر مرغوں اور برن کیلئے چکوی چکووں کو اچھی طرح حاصل کرتا ہے ویسے ہی تم بھی کرو - (منتر بلا ہیں کسی لفظ سے ثابت نہیں ہو سکتا کہ ان پرندوں کی صفات سے دیوتاؤں کا کس بات میں مقابلہ کیا گیا ہے - بلکہ نہایت کھلے لفظوں میں بتلایا ہے کہ یہ پرند اس دیوتا کیلیے اور یہ پرند اس دیوتا کیلئے حاصل کرے - اب حاصل کر کے کیا کریں دیوتا کو نذر کریں کیا پالنے کیلئے - یا سواری کے لئے یا ہل میں چلانیکو - آخر نتیجہ وہی قربانی کیلئے کیونکہ یہ تمام دیوتا غیر ذی روح ہیں ذی روح جانوروں سے اُن کو اور کوئی نسبت بجز قربانی نہیں ہو سکتی کبیر)

منتر ۲۳ - اے انسانو! جیسے پرندوں کے فایدہ جاننے والے اگن کیلئے مرغوں - بناسپتی یعنی بغیر پھل پھول دینے والے درختوں کیلئے اُلّوؤں - اگن اور سوم کیلئے نیل کنٹھوں سورج چندرماں کے لئے موروں - متر اور ورن کیلئے کبوتروں کو عمدگی سے جانتے ہیں ویسے تم بھی جانو (مہاراج خوب جان لیا اس جاننے کا نتیجہ فرمائیے کیا ہے؟ تمام جانور بھی جمع کر لئے تو کیا اب سورج - چاند - سوم - اگ - منتر - ورن وغیرہ دیوتا ان کو بھی خریدنے آئیں گے اور انکو کس کام میں لائینگے انکا کیا بنائینگے کیا ہمارے بتانے سے ان جانوروں کے اُن دیوتاؤں سے خلاف ہو جانیکا اندیشہ ہے آخر سمجھ کر اسمیں کیا ہینگ لگائیں گے بجز اس کے کہ ان کیلئے ان کو قربانی کریں اور بس چھپتی نہیں ہے بات بنائے کوئی ہزار - آخر کو ہو کے رہتی ہے اصلیت آشکار - مطلب یہ کہ وید میں مذکورہ جانوروں کو مسطورہ دیوتاؤں کی قربانی کا حکم فرمایا ہے کہ اس بات کو انسان جانیں اور مقررہ چوپائے - پرند - پانی کے جانور مخصوص دیوتاؤں کیواسطے قربانی کریں -

منتر ۲۴ - اے انسانو! جیسے پرندوں کے کام جاننے والے ایشور (حکومت - عزت) کیلئے کو بگلوں ودوانوں کی عورتوں کیلئے بیٹوں - عالموں کی بہنوں کیلئے کو بگلوں - اگن سمان راگ کی مانند گرہ پال (صاحب خانہ کیلئے) پاروش کو پالتے ہیں ویسے ہی تم بھی پالو - (بہت بہتر - مگر یہ بتلاؤ

کہ صاحب خانہ پارورشن کا۔ وہ دوالوں کی بہنیں کو لیکوں کا اونکی عورتوں جیکوں کا کیا بنائیں
گیں۔ ہمارے پالنے سے کیا مقصد ہمیں کیا نفع۔ یا درحقیقت اُنکو کھلانیکو یا اُنکیواسطے قربانی
کرنیکو پالیں کبیر)

منترہ ۲ اے انسانو! جیسے وقت کا جاننے والا۔ دن کیلئے ملایم بولنے والے کبوتروں۔ رات کیلئے
سینچاپیوں وترات کے میل یعنی صبح وشام کیلئے کالے کوؤں۔ اور آدمی کیلئے بڑے خوشنما بازو
والے پرندوں کو عمدگی سے حاصل کرسکتا ہے ویسے ہی تم بھی کرو۔ (کیوں کریں جسکو درکار ہونگے
وہ خود حاصل کریگا ہمیں کیا فائدہ۔ دن کبوتروں کا رات سینچاپیوں کا صبح وشام کو دن کا اور
آدمی خوشنما بازو والے پرندونکا اچار ڈالیں گے۔ یا سچی بات کہ اُن کیلئے اِن کو قربانی کرنیکیلئے حاصل
کرنا چاہئے۔ کبیر)

منترہ ۳ اے انسانو! جیسے زمین کے جانداروں کے فائدے جاننے والا آدمی۔ زمین کیلئے چوہوں
پول کیلئے قطار باندھکر چلنے والے خاص پرندوں۔ روشنی کیلئے گشتوں۔ پورب وغیرہ سمتوں کیلئے
خاص سفید رنگ کے نیولوں کو اچھی طرح سے حاصل کرتا ہے ویسے ہی تم بھی کرو۔ (مہاشے جی وید کے احکام
سے اپنے فرائض کو سمجھیں چوہے۔ نیولے۔ کبوتر۔ مینڈک۔ اُلو۔ چڑے۔ سارس۔ کوے۔ بگلے۔ مگر ناکے
وغیرہ وغیرہ ہوا۔ زمین۔ پانی وغیرہ میں رہنے والے جانور کیڑے۔ مکوڑے عالموں۔ اونکی عورتوں اور
بہنوں سورج۔ چاند۔ ہوا۔ آگ وغیرہ دیوتاؤں کیلئے جمع کریں اور پالیں ورنہ ویدوردہی
یعنی مخالف وید اور ایشور کی حکم عدولی کے مجرم ہونگے۔ جیز بیار کچھ تعمیل وید کے حکم کی کرتے ہیں لیکن
وید کے مخالف اُن سے چہرہ ٹوا دیتے ہیں۔ افسوس کبیر)

منترہ ۴ اے انسانو! جیسے جانوروں کے مفاد سے واقف۔ اگن وغیرہ بسوؤں کیلئے رشتی جاتی کے ہرنوں
رُوروں کیلئے۔ روجوں۔ بارہ آدیتوں کیلئے مسکوں اور سب بے نظیر چیزوں یا عالموں کیلئے پرشتے
نعل کے خاص ہرن۔ اور حاصل کرنے لایق کیلئے کلنگوں کو اچھی طرح جانتے ہیں ویسے ہی تم بھی جانو
دہیت بہتر۔ مگر ہمارے جاننے سے کیا حاصل جب معلوم نہ ہو کہ اگن یعنی آگ رشتی جاتی کے ہرن کو اور
روبر روجوں کو بارہ آدیتیہ مسکوں کو اور بے نظیر چیزیں یا عالم خاص ہرن کو اور حاصل کرنے
لایق لوگ کلنگوں کا کیا کریں گے۔ اگر قربانی کیلئے چاہیں تو جاننا بیشک ضروری ہے اور یہ مہاشہ

خوب سمجھ لیں اور یاد کر لیں کہ کون جانور کس کیلئے قربانی کرنا چاہئے کبیر)

منتر ۲۸ - اے راجہ! جو آدمی قابلوں کیلئے آپ اور سرستی نام والی ہرنیوں کو، منتروں کیلئے
گاؤ سمہ ہرنیوں کو نہایت بڑی کیلئے بھینسوں کو، مہاتماؤں کی محافظوں کیلئے نیل گائیوں کو، علم
کی ہلکے کرنیوالی کیلئے اونٹوں کو جمع کرتے ہیں وہ دولت اور اناج سے معمور ہوتے ہیں۔ رجو
منتروں وغیرہ کیلئے مذکورہ جانوروں کو جمع کرکے قربانی کرتے ہیں وہ دولت اور اناج سے بھرپور
ہوتے ہیں ورنہ بتائیے کہ ہمارے جمع کئے ہوئے ہرنوں کو وید کے فقرے (منتر) خرید کریں گے اور
ان کے بدلے میں اناج و دولت دیں گے وہ خود ہی بیجان ہستی ہیں وغیرہ کبیر)

منتر ۲۹ - جو انسان راجہ کیلئے آدمیوں، ہاتھیوں، بانی کیلئے پوشوں، آنکھ کیلئے پتنگوں
اور کان کیلئے بھونروں کو جمع کرتے ہیں وہ طاقتور اور مضبوط اندری والے ہوتے ہیں۔ بانی
(آواز) پوشوں کو آنکھ پتنگوں کو، کان بھونروں کو کس کام میں لائیں گے۔ پتنگوں وغیرہ کو
آنکھ وغیرہ سے کیا نسبت آریہ سماجی انکو کیوں جمع نہیں کرتے کہ مضبوط اندری ہو جائیں
خواہ مخواہ اکھاڑے قائم کر کے طاقت بڑھانیکی فکر میں ہیں جس سے گورنمنٹ اور ہمسایہ قومیں
مشتبہ نگاہوں سے دیکھتی ہیں بھونرے پتنگے وغیرہ جمع کر لیں اور کہدیں کہ وید میں ہمارے
واسطے ان کے جمع کرنیکا حکم لکھا ہے کیا مقوی باہ کا نسخہ ہے طلا کے جزو تو نہیں ہیں۔ کبیر)

منتر ۳۰ - اے انسانوں! تمکو رعایا پالنے والی اور اسکے متعلقین، اور ہوا اور ہوا کے متعلق چیزوں
کیلئے مرگ (ہرن)، نہایت پاکیزہ کیلئے بنیلا مینڈھا، حاکم کیلئے کالا ہرن، آدمیوں کے راجہ
کیلئے بندر، بڑے شیر کیلئے لال ہرن، معزز تمیزدار کیلئے نیل گائے، شکری یا باز کیلئے بطخ
چھوڑ نیلے کیڑے کیلئے چھوٹا کیڑا، سمندر کیلئے سوسمار، ہموان پربت کیلئے ہاتھی جمع کرنے چاہئیں
(ہمارے بھی یہی رائے ہے کہ آریہ مہاشہ ان چیزوں کو جمع کریں اور راجہ کی نذر بھجائیں کیا واسطے
بندر، اور حاکم کو قانونی مشورہ دینے یا سواری کیلئے کالا ہرن، اور معزز تمیزدار کو نیل گائے
ہمنشینی کیلئے اور شیر کو کالا ہرن شکرے اور باز کو بطخ، چھوڑ نیلے کیڑوں کو چھوٹے کیڑے
صبح ہی نذر دیا کریں منتر ہذا میں شیر کے واسطے کالا ہرن باز اور شکرے کیلئے بطخ اور نیلے کیڑے
کے واسطے چھوٹے کیڑے اور ہموان پربت کیلئے ہاتھی کے فقروں نے تمام ادھیائے کے منتروں کا

راز فاش کر دیا کہ نیچہ شیر کی خاص غذا ہرن کیشٹروں کی خوراک کیشرے اور باز و شکرے کا کہا جانا ہے اور دید میں حکم ہے کہ آریہ اُن کی غذا جمع کر کے انکو دیں ۔ لہذا باقی فقرے منتر ہذا کے یعنی حاکم کیلئے کالا ہرن ۔ معزز تمیز دار کو نیل گائے ۔ آدمیوں کے راجہ کو بندر ۔ کہانیکو دیا کریں صاف ہو جاتے ہیں نیز تمام منتروں میں ہر جانور کے متعلق جن دیوتاؤں کے نام درج ہیں وہی ان کی خوراک ہے جو قربانی کے ذریعہ اُن کو پہنچائی جا سکتی ہے ۔ سوامی صاحب کی اتنی زبردست کوشش سے بھی وید کا اصلی رنگ نہ بدلا بقول حضرت ذوق سے نہوا پر نہ ہوا میر کا انداز نصیب ۔ ذوق یاروں نے بہت زور غزل میں مارا ۔ کبیر)

منتر ۳۱ ۔ انسانوں کے پر جاپت دیوتا والا کنّر (بڑا آدمی) اور چھوٹا کیڑا خاص شیر اور بلاؤ جمع کرنے والے کیلئے (کہ وہ شیر اور بلاؤ کو کہلائے ۔ کبیر) سفید چیل دشاؤں (سمتوں) کیلئے ۔ دھونکنی چڑیا اگن دیوتا والی اور چڑا ۔ لال سانپ اور تالاب میں رہنے والی ست نوشتا دیوتا والی اور بانی کے لیے سارس جاننا چاہیے (سارس کو بانی (آواز) کس کام میں لائینگے ۔ کبیر)

منتر ۳۲ ۔ جب تم نے سوم کیلئے کلنگ یا نیلا بکرا ۔ نیولا ۔ قدرت والا خاص جانور مضبوط کرنیوالی کے متعلقین یا صاحب ثروت آدمی کیلئے ۔ گورا ہرن یا خاص کسی اور نسل کا ہرن اور گنگٹ ہرن الوہت کیلئے ۔ سننے کے بعد بتانیوالے کیلئے ۔ چکوا چکوی پرندہ ملا دے تو بہت کام کرنے کے قابل ہو سکتے ہیں (۲) چیتال چیت نہ سمجھے کوئی معنی جسکے قدرت والا خاص جانور ۔ مظبوط کرنیوالے کے متعلقین ۔ سننے کے بعد بتانیوالا تینوں فقرے کتنے مہمل ہیں سہ

بھلا اے وید اقدس اے تیرے فقرات مہمل کو کوئی سمجھے تو کیا سمجھے کوئی جانے تو کیا جانے غریب اگنی ۔ آدیتہ ۔ انگرا ۔ وایو ۔ چلا چلا کر کہہ رہے ہیں مہاراج ہم تو زیدہ غیر تعلیم یافتہ ۔ بے زبان ہیں ہماری تو کوئی مادری زبان ہی نہیں کیونکہ بلا ماں باپ پیدا ہوئے ہیں پھر سنسکرت نہایت ادق علم تجھ جلیسے وسیع العلم ہی مثال کی زبان اور یہ فقرات مہمل کی بھرمار ۔ ہم کیونکر سمجھیں ۔ کیسے سمجھیں کیا سمجھیں کر تو نے کیا کہہ دیا ہے ۔ ایس

تیرے کلام کو تو بڑے بڑے سنسکرت داں پنڈت بھی نہیں سمجھیں گے اور قیامت تک نہ
سمجھنے کا جھگڑا رہیگا۔ (دیکھو رسالہ المہمل) ہم تو ان چیزوں اور دیوتاؤں کو بھی نہیں
جانتے جن کے صاف صاف نام تو نے تحریر کئے۔ ہمیں تو ابھی ان کی کوئی بھی پہچان نہیں کبیر
منتر ۳۳ ۔ اے انسانوں انکو سورج دیوتا والی لگکسا۔ اور سیہا۔ سرج اور شیا تک۔ پران دیوتا
والے طوطی۔ آدمی کی طرح بولنے والا طوطا ندی کیلئے سمجھیں سینہی جھوم دیوتا والی۔ اور
کبھی شیر۔ بھیڑیا اور سانپ کرودھ (غصہ) کیلئے۔ اور شدھ کرنیوالا طوطا اور
آدمی کیطرح بولنے والے پرند (جن کے نام یاد نہیں ہے خوب کبیر) سمندر کے
لئے جاننے چاہیئیں۔ انہیں سمندر میں ڈبو دیں یا کیا کریں کچھ تو شرح کرتے۔ کبیر)
منتر ۳۴ ۔ اے انسانو! ہم کو عمدہ کرنے یا جاننے والا پرند میگھ کیطرح مفید۔
اور آتا پکشی۔ اجگر سانپ اور کاٹھ کا تتر بتر کرنے والا پرندہ۔ یہ سب ہوا کے
لئے۔ بھنگراج پرند بڑی بڑی چیزوں اور پانی کی حفاظت کرنیوالے کے لئے
(اگن کے کہا نیسے آواز بنی رہتی ہی کبیر) اجگ پرند انترکش دیوتا والا۔
بطخ۔ جل کوا۔ مچھلی یہ سب سمندر کے لئے۔ اور کچھوا پرکاش۔
(روشنی) بھوم (زمین) دیوتا والے جاننے چاہئیں۔ (آواز کو
محفوظ رکھنے والے کو مناسب ہے کہ وہ اجگ نام کے پرند
کو کھا دے۔ کبیر)
منتر ۳۵ ۔ اے انسانو تکو آدمیوں کا پاک کرنیوالا جانور چندرماں کیلئے۔ (وہی مہمل فقرہ کبیر)
گوہ اور کالکا اور کنٹھ پھوڑا۔ اور بناسپتی کے متعلق۔ مرغا سوتا دیوتا والا سنگھہ
پون کیلئے ناکے کا بچہ۔ نکر مچھ اور پانی کے کیڑے سمندر کیلئے۔ اور سیہی لجا کیلئے
جاننا چاہیئں۔ (پاک کرنیوالا خاص جانور بتانے میں بخل کر گئے۔ بتایا بھی اور کچھ نہ
بتایا۔ مرغا۔ سنگھہ پون کیا کرے ناکہ مگر وغیرہ تو خود ہی سمندر میں رہتے ہیں تمہارے
جاننے نہ جاننے سے کیا بنتا ہے۔ کبیر)
منتر ۳۶ ۔ ہرنی دن کے لئے۔ مینڈک۔ موسٹی (چوہا) اور تیتری سانپوں کیلئے

کوئی ہنچیر (جنگل میں چرنیوالا) خاص جانور بشنو دیوتا والا۔ کالے رنگ کا ہرن وغیرہ رات کیلئے۔ رنجھہ۔ جنجھ۔ اور سو شیلکا پرندا دیوں کیلئے۔ اور یہ سکور۔ مینوالی چڑیا۔ بشنو دیوتا والی سمجھنا چاہیئے۔ (ہم نہ سمجھے کہ ہرنی کا دن اور کالے رنگ کا ہرن وغیرہ رات کے کسکام کیلئے مقرر کیا گیا بجز قربانی کے اور مینڈک۔ چھپا۔ تیتری جو کہ سانپ کیلئے مخصوص کیگئی ہیں اور یہ سانپ کی خاص غذا ہیں جس سے جملہ منتر بائی ادھیائی چوبیس کا راز کھل جاتا ہے کہ ان مذکورہ دیوتاؤں وغیرہ کی مذکورہ جانور چرند پرند خاص غذا ہیں اور منتروں کے واضح کا اس ادھیائی کی تحریر سے یہی مطلب ہے کہ ان جانوروں کو ان ہستیوں کیواسطے جو مذکور ہوئیں قربانی کیا جاوے سہ
کیا لطف جو غیر پردہ کھولے۔ جادو وہ جو سر پہ چڑھ کے بولے۔ کبیر)

منتر ۳۰ اے انسانو! تمکو کلا پکھواڑے کیلئے۔ رشی نسل کا ہرن۔ مور۔ سیرن گانیوالوں اور جنوں کیلئے۔ جل چر۔ (پانی میں چرنیوالے) کلنگی جمنیوں کیلئے۔ کچھوا اور خاص ہرن اور کنشلاجی مینلی (بن میں رہنیوالا) اور گولشتکا کمرن وغیرہ چیزوں کیلئے اور اسنہہ (ہڈی) موت کیلئے۔ جانی چاہیئے۔ (پکھواڑہ کو کلا پر سواری کریگا یا کیا۔ کلنگی کا مہینے کیا کریں گے کھائیں گے انہیں کہانیکی قدرت ہے پھر کسکام میں لائیں گے آخر نتیجہ وہی برآمد ہوگا کہ پکھواڑہ اور مہینے کی قربانی کیواسطے یہ جانور مقرر کیئے گئے ہیں۔ افسوس
سے الہام ہوا مگر ادھورا۔ ایشور نے کیا نہ اسکو پورا۔

منتر ۳۸-۱ اے انسانو! تمکو مینگھہ برسانیوالی مینڈکی رتوؤں کیلئے۔ موسا اور موکش اور رمان تہال پرورش کرنیوالوں کے بلوں کیلئے۔ اور بڑا سانپ اگن وغیرہ بسوؤں کیلئے۔ کنجن۔ کبوتر۔ الو اور خرگوش مروت کیلئے اور ہرن کیلئے۔ نیلا مینڈھا جاننا چاہیئے (الم نشرح صدر کبیر)

منتر ۳۹ اے انسانوں! تمکو شستر دقت کے حصوں کیلئے اونٹ اور گھرتی دان اور کلمشن پر بڑا اکرا بدھی کیلئے نیل گائے رن کیلئے۔ رودر دیوتا والا کو مرغا۔ گھوڑوں کیلئے اور سوکلا کام کیلئے جانی چاہئیں۔ (کو کلا پسینے پکاتے۔

سینے وغیرہ کاموں کیلئے۔ یا خرید و فروخت کے کاموں کو کن کاموں کے لئے جائیں۔ وقت کے حصے اونٹ کو کس کام میں لائیگا۔ غضب ہے سہ بیخودی بے سبب نہیں غالب کچھ تو ہے جسکی پردہ داری ہے کبیر)

منتر ۳۹ - اے اگنی وایو اور پیپے (تیتر) سنگوں والا گینڈا اور سب عالموں کے کالے رنگ کا کتا اور بڑے کانوں والا گدھا۔ اور بھیڑیا۔ یہ سب راکششوں کیلئے۔ سور دشمن مار نیوالے راجہ کیلئے۔ شیر مروت دیوتا والا۔ گرگٹ پیکا اور سب پرند شرپیوں میں لائق کیلئے۔ اور پرشت ہرن وہ والوں (عالموں) کیلئے جاننے چاہئیں دیبات اظہر من الشمس ہے کہ راکششوں کی مرغوب غذا کتا گدھا وغیرہ جانور ہیں اس سے منتر ہذا اور دیگر تمام مذکورہ بالا منتروں کے راز کا افشا ہوتا ہے اور سوامی صاحب نے جو باتیں اپنے ترجمہ میں بطور راز مقدر رکھی ہیں انکا انکشاف ہوتا ہے کہ دیوتاؤں وغیرہ کی خوراک اور مرغوب طبع وہ چرند پرند ہیں جو اُن کے نام کے ساتھ لفظ والا اور کیلئے سے منسوب کئے گئے ہیں وہ ان کی خدمت میں بذریعہ قربانی نذر کرنے چاہئیں اور اس سے زیادہ اس کی کوئی حقیقت نہیں ورنہ ہمیں اُن کے جاننے نہ جاننے سے کیا مطلب اور انکو جان کر ہم کیا کرسکتے ہیں بجز قربانی اونکو جمع کرنیسے ہمارے واسطے کوئی نتیجہ بر آمد نہیں ہوسکتا بجز سوائے اس کے جس دیوتا کے نام سے جس جانور کو نسبت ہے اوس دیوتا کے واسطے قربانی کریں یجروید کے چوبیسویں ادھیائے میں سوامی دیانند نے ترجمہ کرتے ہوئے اگنی وایو - اندر - متر - ورن - وغیرہ کو حسب اجداد دیوتا اور اُن کے گن یعنی صفات بھی علیحدہ علیحدہ تسلیم کئے ہیں لیکن ستیارتھ پرکاش سملاس اول میں ایشور کے سو نام تحریر کئے ہیں اور لکھا ہے کہ یہ دیوتاؤں کے نام نہیں ہیں دیوتاؤں کے نام فرضی ہیں درحقیقت یہ سب نام ایشور کے ہیں - جو ایک دوسرے کی قطعی ضد ہے اور سوامی دیانند کی تحریر میں بہت بڑا اجتماع ضدین ثابت ہوتا ہے - (کبیر) ہداکم اللہ تعالیٰ

خیر اندیش خلایق عبدالکبیر خان کبیر جلال پوری

کوٹھی حاجی کرم الٰہی نور الٰہی سوداگران جفت

بازار بلیماران دہلی۔ مورخہ ۲۴ اگست ۱۹۲۶ء

حسب ذیل رسالے تیار ہیں

پنڈت کا تمسخر خود اپنے ویدوں پر ۔ ویدوں کی

فحش بیانی ۔ ویدوں کی ظلم رانی ۔ تاریخ دنیا ۔

تعداد ازدواج ۔ سوامی دیانند کے قول و فعل ۔

روح و مادہ ۔ قربانی ۔ زنا نہیں نیوگ ۔

تنتو ہی نیوگ ۔ الہام جدید ۔ اکھل ۔ تلوار اسلام ۔

سدھانت ۔ رگوید کے درشن ۔ یجروید کے درشن ۔

ناممکن بات ۔ وام مارگی آریہ ہیں ۔ آریہ اپنے

کو آریہ ثابت کریں ۔ ستیارتھ سدھار ۔